تکبیرات ذوالحجہ

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

❁ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدَاكُمْ﴾(الحجّ : ٣٧)

''تاکہ تم اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرو، کہ اس نے تمہیں ہدایت دی ہے۔''

❁ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَاذْكُرُوا اللّٰهَ فِي أَيَّامٍ مَّعْدُودَاتٍ﴾(البقرة : ٢٠٣)

''ایامِ معدودات میں اللہ کا ذکر کرو۔''

❁ اس آیت کی تفسیر میں سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

هِيَ أَيَّامُ التَّشْرِيقِ . ''یہاں ایام تشریق مراد ہیں۔''

(معرفة السنن والآثار للبيهقي : 255/4، وسندهٗ صحيحٌ)

اس کی سند کو حافظ ابن ملقن رحمہ اللہ (البدر المنیر :٦/٤٣٠) اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (التلخیص الحبیر :٢/٢٠٨) نے ''صحیح'' کہا ہے۔

تکبیرات کا آغاز یومِ عرفہ (نو ذوالحجہ) کی نمازِ فجر سے ہوتا ہے اور اختتام تیرہ ذوالحجہ کی عصر کے بعد ہوتا ہے۔ اس پر امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے اجماع نقل کیا ہے۔

(العُدّة في أصول الفقه لابن الفرّاء : 1061/4)

یکم ذوالحجہ سے ان تکبیرات کا آغاز کرنے پر کوئی دلیل نہیں۔

❁ ابو وائل شقیق بن سلمہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نو ذوالحجہ کو نمازِ فجر سے لے کر آخری یوم تشریق (تیرہ ذوالحجہ) کو نمازِ عصر کے بعد تک تکبیرات پڑھتے تھے۔

(مصنّف ابن أبي شيبة : 165/2، وسندهٗ صحيحٌ)

یہ تکبیرات باآواز بلند فرض نمازوں کے بعد بھی کہنی چاہئیں اور عام اوقات میں بھی۔

❁ حافظ ابن رجب رحمہ اللہ (۷۹۵ھ) فرماتے ہیں:

اِتَّفَقَ الْعُلَمَاءُ عَلٰى أَنَّهٗ يُشْرَعُ التَّكْبِيرُ عَقِيبَ الصَّلَوَاتِ فِي هٰذِهِ الْأَيَّامِ فِي الْجُمْلَةِ، وَلَيْسَ فِيهِ حَدِيثٌ مَرْفُوعٌ صَحِيحٌ، بَلْ إِنَّمَا فِيهِ آثَارٌ عَنِ الصَّحَابَةِ وَمَنْ بَعْدَهُمْ، وَعَمَلُ الْمُسْلِمِينَ عَلَيْهِ.

''اہل علم اتنی بات پر متفق ہیں کہ ان دنوں (نو ذوالحجہ سے لے کر ۱۳ ذوالحجہ کی عصر تک) میں فرض نمازوں کے بعد تکبیرات کہنا مشروع ہے۔ اس باب میں کوئی مرفوع صحیح حدیث نہیں، البتہ آثار صحابہ و تابعین اور مسلمانوں کا عمل منقول ہے۔''

(فتح الباري لابن رجب : 22/9)

❁ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں ہے:

كَانَ يُكَبِّرُ فِي قُبَّتِهٖ بِمِنًى، فَيَسْمَعُهٗ أَهْلُ الْمَسْجِدِ فَيُكَبِّرُونَ، فَيَسْمَعُهٗ أَهْلُ السُّوقِ فَيُكَبِّرُونَ حَتّٰى تَرْتَجَّ مِنًى تَكْبِيرًا وَاحِدًا.

''آپ رضی اللہ عنہ منیٰ میں اپنے خیمہ میں (باآواز بلند) تکبیرات کہتے تھے کہ حاضرین مسجد آپ کی تکبیر کو سن لیتے، وہ بھی تکبیرات کہنے لگتے، تو بازار والے سن لیتے، وہ بھی تکبیرات کہنے لگتے، یوں منیٰ ایک ساتھ تکبیر سے گونج اُٹھتا۔''

(السنن الكبرىٰ للبيهقي : 6267، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں ہے:

كَانَ يُكَبِّرُ بِمِنًى تِلْكَ الْأَيَّامَ خَلْفَ الصَّلَوَاتِ، وَعَلٰى فِرَاشِهٖ، وَفِي فُسْطَاطِهٖ، وَفِي مَمْشَائِهٖ تِلْكَ الْأَيَّامَ جَمِيعًا .

''آپ رضی اللہ عنہ ان دنوں (ایامِ تشریق) میں منی کے اندر فرض نمازوں کے بعد، بستر پر، خیمے میں اور چلتے پھرتے تکبیرات کہتے تھے۔''

(الأوسط لابن المُنذر : 299/4، وسندهٗ حسنٌ)

❁ ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مسلمان نو ذوالحجہ کو فرض نماز کے بعد قبلہ کی طرف منہ کر کے یہ تکبیرات پڑھتے تھے:

اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ، وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ .

''اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اس کے سوا کوئی معبود (برحق) نہیں، اللہ سب سے بڑا ہے، تعریف وثناء بھی اسی ہی کی ہے۔''

(مصنف ابن أبي شيبة : 167/2، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نو ذوالحجہ کی نمازِ فجر سے لے کر تیرھویں ذوالحجہ کی شام تک یہ تکبیرات پڑھتے تھے:

اَللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا، اَللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا، اَللّٰهُ أَكْبَرُ وَأَجَلُّ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ .

''اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، وہ انتہائی عظمت والا ہے، وہ سب سے بڑا ہے، تعریف بھی اسی ہی کی ہے۔''

(مصنف ابن أبي شيبة : 167/2، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ الفاظ بھی ثابت ہیں:

اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ وأَجَلُّ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ عَلٰى مَا هَدَانَا.

''اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اسی کی تعریف ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، وہ انتہائی عظمت والا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اس وجہ سے کہ اس نے ہمیں ہدایت دی۔''

(السّنن الکبرٰی للبیهقي: 315/3، وسندهٗ صحیحٌ)

❁ سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ ہمیں تکبیرات کے کلمات سکھاتے تھے، کہتے تھے کہ ان کلمات کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کریں:

اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِيْرًا، اَللّٰهُمَّ أَنْتَ أَعْلٰى وَأَجَلُّ مِنْ أَنْ تَكُوْنَ لَكَ صَاحِبَةٌ أَوْ يَكُوْنَ لَكَ وَلَدٌ أَوْ يَكُوْنَ لَكَ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ أَوْ يَكُوْنَ لَكَ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَنَا، اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنَا.

''اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اے اللہ! تو اس سے اعلیٰ واجل ہے کہ تیری کوئی بیوی ہو یا تیری اولاد ہو یا بادشاہی میں تیرا کوئی شریک ہو یا عاجزی وکمزوری کی وجہ سے تیرا کوئی مددگار رہو، اس اللہ کو جان کر اس کی بڑائی بیان کرتے رہو، اے اللہ! ہمیں معاف فرما، اے اللہ! ہم پر رحم فرما!''

(السّنن الکبرٰی للبیهقي: 316/3، وسندهٗ صحیحٌ)

❁ امام حسن بصری رحمہ اللہ یہ تکبیرات پڑھتے تھے:

اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ .

''اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے۔''

(السّنن الکبرٰی للبیهقي : 316/3، وسندهٗ صحیحٌ)

❀ امام شافعی رحمہ اللہ (۲۰۴ھ) فرماتے ہیں:

يُكَبِّرُ النَّاسُ فِي الْآفَاقِ وَالْحَضَرِ وَالسَّفَرِ كَذٰلِكَ، وَمَنْ يَحْضُرُ مِنْهُمْ الْجَمَاعَةَ، وَلَمْ يَحْضُرْهَا وَالْحَائِضُ وَالْجُنُبُ وَغَيْرُ الْمُتَوَضِّىءِ فِي السَّاعَاتِ مِنْ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ .

''تمام علاقوں کے لوگوں کو سفر وحضر میں تکبیرات پڑھنی چاہیے، کوئی جماعت کے ساتھ نماز پڑھے یا بغیر جماعت کے۔ اسی طرح حائضہ، جنبی اور بے وضو دن رات کی ہر گھڑی میں تکبیرات کہیں۔''

(کتاب الأمّ :275/1)

تنبیہ:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے تکبیرات کے الفاظ ثابت نہیں۔

سنن دارقطنی (۲/۵۰) والی مرفوع روایت سخت ''ضعیف'' ہے۔ اس میں عمرو بن شمر ''متروک وکذاب'' ہے۔

❀ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ الفاظ مروی ہیں:

اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ .

(مصنّف ابن أبي شیبة : 167/2)

سند ضعیف ہے۔ ابو اسحاق سبیعی کا عنعنہ ہے۔

تنبیہ:

سیدنا عبد اللہ بن عمر رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

أَكْثِرُوا فِيهَا مِنَ التَّهْلِيلِ وَالتَّحْمِيدِ .

''عشرہ ذوالحجہ میں بکثرت تسبیح وتحمید بیان کریں۔''

(مستخرج أبي عوانة : 3024)

سند ضعیف ہے۔ اس سند میں موسیٰ بن ابی عائشہ کا ذکر ہے، یہ راوی کی خطا ہے۔ دراصل یہاں یزید بن ابی زیاد ہے، جیسا کہ دیگر تمام سندوں میں مذکور ہے۔

امام دارقطنی رحمہ اللہ نے اس سند کو محفوظ قرار دیا ہے، جس میں یزید بن ابی زیاد ہے۔

(علل الدّارقطني : 376/12)

یزید بن ابی زیاد سیء الحفظ ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے، نیز مدلس بھی ہے۔ لہٰذا یہ روایت ضعیف ہے۔

فائدہ:

❀ **سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں ہے:**

كَانَ إِذَا صَلَّى وَحْدَهٗ فِي أَيَّامِ التَّشْرِيقِ لَمْ يُكَبِّرْ دُبُرَ الصَّلَاةِ .

''آپ رضی اللہ عنہ ایام تشریق میں اکیلے نماز پڑھتے، تو نماز کے بعد تکبیرات نہیں کہتے تھے۔''

(المُعجم الكبير للطّبراني : 268/12، وسندهٗ صحيحٌ)

❀❀❀❀❀❀❀